B.A Part II Urdu M.B

Dr. Shahnaz Ara.
Deptt of Urdu.
Dr. L.K.V.D College

منٹو ایک کامیاب افسانہ نگار

منٹو ایک بہت ہی کامیاب افسانہ نگار تسلیم کئے گئے ہیں۔ پریم چند کے بعد افسانہ نگاروں کی جو نسل سامنے آئی اس میں وہ ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ وہ قلم برداشتہ لکھتے تھے۔ منٹو کا خود کہنا ہے کہ "میں افسانہ نہیں لکھتا افسانہ مجھے لکھتا ہے۔" ان کے ایک پرستار جگدیش چندر ودھاون کے الفاظ میں "انکی رگوں میں گویا خون میں رواں دواں ہے"

وہ افسانہ لکھنے کا اہتمام نہیں کرتے تھے بلکہ افسانہ ان پر نازل ہوتا تھا۔ ان کا پہلا افسانہ تماشا ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا اس کا موضوع جلیان والا باغ کا حادثہ ہے۔ ۱۹۳۶ء میں وہ فلمی دنیا سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۳۶ء میں "نیا قانون" شائع ہوا۔ ۱۹۴۰ء میں ان کے افسانوں کا مجموعہ "منٹو کے افسانے" شائع ہوا۔ انہوں نے کل ۳۰۰ افسانے لکھے اور انکے درجنوں مجموعے شائع ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ انکا شاہکار افسانہ ہے۔ افسانوں کے مجموعے خالی بوتلیں خالی ڈبے، سیاہ حاشیے، نمرود کی خدائی، ٹھنڈا گوشت، یزید، چغد، گنجے فرشتے، دھواں، لذت سنگ وغیرہ ہے۔

فکر و خیال کے اعتبار سے منٹو ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے۔ اور حقیقت نگاری کا فریضہ ادا کیا۔ انہوں نے اس طبقے کی تصویر کشی کی ہے۔ جس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ انہوں نے اس طبقے اور اس طرح کے انسانوں کی زندگی کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ اور ان کی ذہنی الجھنوں کو سمجھ کر انہیں اپنے افسانوں میں جگہ دی۔ ایک بدنام افسانہ نگار کی حیثیت سے منٹو نے بہت شہرت پائی اور جنسی موضوعات پر انہوں نے بہت بے باکی سے قلم اٹھایا۔ ان کی زبان بے باک، لہجہ تیکھا اور طنز نشتریت لیے ہوئے ہے۔

منٹو پریم چند کی طرح دیہات کی رومان پرور فضا کے بجائے بارونق شہر والے پلاٹ کی تشکیل کرتے ہیں۔ وہ سیدھی باتوں پر اکتفا نہیں کرتے، وہ ہمیشہ کج روی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ ان کی نظر خوبیوں پر نہیں بلکہ خامیوں پر رکتی ہے۔ وہ اپنے افسانوں میں نیک اور ایمان دار لوگوں کو جگہ نہیں دیتے۔ وہ خود لکھتے ہیں۔ "چکی پیسنے والی عورت دن بھر کام کرتی ہے۔ اور رات کو اطمینان سے سو جاتی ہے۔ میرے افسانوں کی ہیروئن نہیں ہو سکتی میری ہیروئن چکلے کی ایک رنڈی ہو سکتی ہے۔ جو رات کو جاگتی ہے۔ اور دن کو سوتے میں کبھی کبھی یہ ڈراؤنا خواب دیکھ کر اٹھ بیٹھتی ہے کہ بڑھاپا اس کے دروازے پر دستک دینے آیا ہے۔"

Scanned with CamScanner

ان کے اوپر فحش نگاری کے جرم میں مقدمے چلے اور انہیں عریاں نگاری
کیا گیا ~~ہے~~۔ لیکن منٹو کہتے ہیں کہ "میں غلاظت کو چھپاتا نہیں بلکہ اسے
صاف کرتا ہوں" ٹھنڈا گوشت، کالی شلوار، موذیل، میرا نام رادھا، اسی قسم
کے افسانے ہیں۔ انہیں دنیا کی بدصورتی سے صدمہ پہنچتا ہے۔ وہ اسے سدھارنے
کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ دنیا کی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور سماج
کی تصویر دکھاتے ہیں۔ اور جو چیز دیکھتا ہے۔ وہ اسے ویسا ہی دکھا دیتے ہیں
منٹو خود ہی لکھتے ہیں، "زمانے کے جس دور سے ہم گزر رہے ہیں۔ اگر آپ
اس سے ناواقف ہیں تو میرے افسانے پڑھیے اگر آپ ان افسانوں کو برداشت
نہیں کر سکتے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ زمانہ قابل برداشت ہے۔ مجھ میں جو برائیاں
ہیں۔ وہ اسی عہد کی برائیاں ہیں میری تحریر میں کوئی نقص نہیں۔

Shahnaj Ara